رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ	یوم جمعہ	مطابق ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۸۹

ہیرالال گاندھی کا تبدیلی مذہب کے متعلق اعلان

مذہب کے نام پر حصول اغراض کی مذموم کوشش

مذہب کی اصل غرض اور حقیقت سے لوگوں کے ناواقف ہونے کا ایک نہایت ہی افسوسناک نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ مذہب کو بازیچۂ اطفال بنا لیا گیا ہے۔ اور اسے دُنیوی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے آلہ سمجھ لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب تبدیل کرنے والوں میں آئے دن ایسی مثالیں ملتی رہتی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تبدیلیٔ مذہب اس لئے نہیں کی جاتی۔ کہ سابقہ مذہب کی بطالت اور نئے مذہب کی صداقت واضح ہو جاتی ہے۔ بلکہ کچھ اغراض ہوتی ہیں۔ عام طور پر اپنے رشتہ داروں اور متعلقین سے ناچاقی اور تعلقات کی کشیدگی جو نقصان رسان حد تک پہونچ چکی ہو اس کی پاداش سے بچنا۔ اور حصول منافع کے لئے نیا میدان تجویز کرنا پیش نظر ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات تو اس سے محض دھمکی کا کام لیا جاتا ہے۔

اس قسم کی تازہ مثال وہ اعلان ہے۔ جو حال میں گاندھی جی کے سب سے بڑے لڑکے مسٹر ہیرالال گاندھی نے عیسائیت میں داخل ہونے کے متعلق اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اور جس میں لکھا ہے۔ کہ

"چونکہ میرے والد نے میرے ساتھ تمام تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ اور میرے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں۔ کہ میں کوئی ایسا نشان نہ رہنے دوں۔ جس سے ان کا لڑکا ظاہر ہوں۔ میرے باپ نے گزشتہ چند سال میں کئی ایسے اصحاب کو جنہوں نے مجھ سے ہمدردی ظاہر کی۔ یہ لکھا۔ کہ وہ میری کسی قسم کی امداد نہ کریں اور نہ مجھے پناہ دیں۔ انہوں نے نہ صرف میرے اور میرے بچوں کے درمیان مغائرت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ ان کے مفاد تباہ کر دیئے۔ اور انہیں آشرم کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا۔ مجھے اپنے والد کا کافی تجربہ ہے۔ اور ان قابل اعتراض طریقوں کے پیش نظر جن سے وہ کام لیتے ہیں۔ میرا پختہ یقین ہے۔ کہ وہ اپنے منصب اور اخلاقی معیار کے باوجود مجھے اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں اور اپنے دائرہ میں لانے کے لئے مجھے مجبور کرتے ہیں"

اگرچہ یہ اعلان خود بتا رہا ہے۔ کہ گاندھی جی سے ناراضی اور ناچاقی کا نتیجہ ہے۔ اس ناچاقی کی وجہ خواہ یہی ہو۔ کہ گاندھی جی اپنے بیٹے پر ناجائز اور ناقابل برداشت تشدد کرتے اور ایسے اصُول کی پابندی کرانا چاہتے ہیں۔ جنہیں اس کی عقل و سمجھ درست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تاہم اس اعلان میں کوئی معقولیت نہیں پائی جاتی۔ نہ صرف اس لئے کہ ہر شریف انسان پر ہر حالت میں اپنے والدین کا ادب و احترام ملحوظ رکھنا فرض ہے۔ اور انہیں بُرے رنگ میں پبلک کے سامنے پیش کرنا حد درجہ کی کمینگی۔ اور بداخلاقی ہے بلکہ اس لئے بھی کہ مذہب کو وہ اپنے باپ اور ان کے عقیدت مندوں کو مرعوب کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اور اس طرح وہ مفاد حاصل کرنا چاہتے ہیں جس سے اس وقت تک اپنی نااہلیت اور خودسری کی وجہ سے وہ حاصل نہیں کر سکے۔

یہ بات ان کے بعد کے اعلان سے بالکل واضح ہو چکی ہے۔ چنانچہ انہوں نے پریس کے ایک نمائندہ سے کہا۔

"میں ہرگز ہندو سماج سے اپنے آپ کو خارج نہیں کرنا چاہتا۔ بشرطیکہ سماج مجھے خارج نہ کرنا چاہے"

گویا کسی مذہب کے جھُوٹے یا سچے ہونے سے انہیں کوئی تعلق نہیں۔ وُہ ہندو سماج سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وُہ انہیں مل جائے۔ تو ہندو سماج کے وُہ عاشق زار اور سچے پیرو۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو۔ تو پھر وُہ عیسائیت کی گود میں اس لئے پناہ لینے کی کوشش کریں گے۔ کہ ان کی مقصد برآری ہو سکے۔ نہ اس لئے کہ عیسائیت کو وُہ اپنی رُوح کی تسکین اور نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے۔ اس دھمکی سے جہاں تک گاندھی جی۔ اور ان کے حلقۂ احباب کا تعلق ہے۔ بالکل بے اثر رہے گی۔ چنانچہ گاندھی جی کے دست راست سردار پٹیل نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ:۔

"مہاتما گاندھی کے بڑے بیٹے کے عیسائی ہونے کی خبر ایسی ہے۔ جسے ہم کو کوئی اہمیت نہ دینی چاہیئے۔ ہیرالال کے ہندو سماج سے نکل جانے سے ہندو ازم کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اور اگر کسی دُوسرے مذہب کو اس کی تبدیلی سے فائدہ ہو تو بے شک ہو۔ جو شخص ہیرالال کو جانتا ہے۔ وُہ اس کی باتوں پر یقین نہیں کرے گا"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی کا بیٹا اپنے حلقہ میں اپنی ساری قدر و منزلت کھو چکا ہے۔ اور محض ذاتی اغراض کے لئے کوئی اور حلقہ تلاش کر رہا ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ جو شخص مذہب کی خاطر اور روحانیت کی تسکین کے لئے۔ اور صداقت کے اعتراف کے طور پر مذہب تبدیل نہیں کرتا۔ وُہ نہ اپنی ذات کو فائدہ پہونچا سکتا ہے نہ کسی اور کو۔ اگر ہر مذہب و ملت کے پیرو ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنا چھوڑ دیں۔ تو مذہب فروشی کا کاروبار کرنے والے ختم ہو سکتے ہیں۔ لیکن امید نہیں۔ کہ وُہ لوگ جو دلائل اور نشانات کے ساتھ اپنے مذہب کی صداقت ثابت نہیں کر سکتے۔ وُہ لالچ اور طمع کی بناء پر اپنے ساتھ ملنے والوں کا خیر مقدم کرنے سے باز رہ سکیں۔

چندہ تحریک جدید کا ضروری اعلان

جن جماعتوں یا افراد نے جنوری ۱۹۳۶ء میں یکمشت یا قسط چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ مگر وہ جنوری میں کسی وجہ سے ادا نہیں کر سکے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ فروری میں ضرور ادا کر دیں۔ نیز فروری کی رقم موعودہ یکمشت یا قسط ادا کرنے والے احباب کرام بھی اپنا عہد پورا کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔ کارکنان انجمن رقم ارسال کرنے وقت کوپن پر متعلقہ صاحبان کی اسم وار فہرست مع ادا کردہ رقم کے ضرور دیں۔ تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں فہرست پیش ہو سکے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب کا راولپنڈی سے تبادلہ

میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل راولپنڈی سے تبدیل ہو کر ملتان جا رہے ہیں۔ آپ ایک ہمہ صفت موصوف افسر ہونے کے علاوہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے سرگرم اور مفید ممبر تھے۔ جہاں تک حالات اور اوقات نے مساعدت کی۔ آپ جماعتی امور میں شمولیت اختیار کرتے رہے۔ جس کے دوران میں معلوم ہوا کہ میجر صاحب کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کا قابل رشک فہم عطا کیا ہوا ہے۔

۱۰ فروری کو آپ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے ڈنر دیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نئے مقام کو میجر صاحب کی دینی اور دنیوی ترقیات کا موجب بنائے۔

خاکسار۔ مرزا محمد حسین از راولپنڈی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا سفر سندھ

رپورٹر الفضل کا تار

جھڈو ۱۲ فروری۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نواب شاہ سے ۵ فروری (بروز بدھ) بعد دوپہر روانہ ہوئے اور اسی روز شام کو حیدر آباد پہونچ گئے۔ حیدر آباد ریلوے سٹیشن پر حضور کی زیارت کے لئے بہت سے احمدی اور بعض غیر احمدی احباب جمع تھے۔ ایک ریلوے گارڈ نے جو پہلے غیر مبائع تھے بیعت کی۔ ایک سندھی پیر کوٹڑی کے ایک میمن سیٹھ اور بعض دوسرے ہندو اصحاب بھی حضور کی زیارت کے لئے آئے۔

۶ فروری (بروز جمعرات) صبح حضور حیدر آباد سے ناصر آباد تشریف لائے۔ دس بجے قبل دوپہر ٹرین میرپور خاص پہونچی۔ جہاں مقامی احباب جماعت بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب نے حضور کا استقبال کیا۔ اسی روز حضور شام کو ناصر آباد تشریف لے گئے۔ جہاں ۸ فروری بعد دوپہر تک رونق افروز رہے۔ ۸ فروری کی شام کو حضور وہاں سے محمود آباد تشریف لائے۔ ۹ فروری جمعرات کی صبح حضور کو خفیف سی حرارت ہو گئی۔ لیکن اب خدا کے فضل سے صحت اچھی ہے۔ ممکن ہے سندھ میں حضور کے ٹھہرنے کے پروگرام میں کسی قدر اضافہ ہو جائے۔

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا

(۱) ہمارے خاندان میں تھوڑے ہی عرصہ میں بتقضائے الٰہی کئی موتیں واقع ہو چکی ہیں۔ احباب سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہم پر رحم فرمائے۔ اور اپنی پناہ میں رکھے۔ خاکسار (ملک) عبدالعزیز مولوی فاضل قادیان (۲) خاکسار کے دو بچے (ایک لڑکا اور ایک لڑکی) ہمیشہ بیمار رہتے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار شمس الدین خان احمدی محلہ دھونا جی ضلع کٹک (۳) بعض معاندین میرے بھائی نیاز محمد خان کے درپئے آزار ہیں۔ چنانچہ یکم فروری ان پر لاٹھیوں سے بھی حملہ ہوا۔ اور انہیں زد و کوب کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ دشمنوں کی ایذا رسانیوں سے انہیں محفوظ رکھے۔ خاکسار دوست محمد خان ایم۔ اے اوف بروٹی اور ہنگ

اعلانات نکاح

(۱) میاں محمد انور پسر محمد اکبر صاحب شہر سیالکوٹ کا نکاح امۃ الحی بنت منشی عبداللہ صاحب انسپکٹر چونگی شہر سیالکوٹ کے ساتھ بعوض پندرہ سو روپیہ مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۸ دسمبر کو پڑھا تھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار مرزا احمد بیگ قادیان

(۲) ۲۲ جنوری مولوی برکت علی صاحب لائق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لدھیانہ نے مسٹر محمد طلحہ وکیل لکھنؤ کا نکاح عنایت مریم صاحبہ دختر سید وجیہہ احمد صاحب سے بعوض ایک ہزار روپیہ اور سید عابد حسین صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ الحبیب صاحبہ دختر سید وجیہہ احمد صاحب نے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ طرفین کے لئے رشتہ بابرکت کرے۔ خاکسار سید محمد عبدالرحیم لدھیانہ (۳) ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کا نکاح سات سو روپیہ مہر پر صالحہ بیگم بنت قریشی عبدالرحمٰن صاحب ماچھیواڑہ سے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد محسن احمدی کارکن دفتر محاسب (۴) ۲۴ جنوری عبدالرحمٰن صاحب ساکن کاٹھگڑھ حال قادیان کا نکاح غفوراں بی بی بنت چوہدری پھجو خان صاحب ساکن پنام سے پانصد روپیہ مہر پر میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر نواں شہر نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار غلام جیلانی خان

ولادت

(۱) ۹ فروری کی درمیانی شب سید محمد باقر صاحب کاتب الفضل کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالمجید بی۔ اے آنرز (۲) شیخ سردار علی صاحب رحیم آباد کے ہاں ۷ جنوری خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بچہ کا نام لطیف احمد تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ بچہ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار ڈاکٹر احمد الدین از محمود آباد فارم سندھ (۳) ۳ فروری ڈاکٹر محمد منیر صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ احباب مولود اور اس کی والدہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار اکبر محمود امرتسر (۴) خاکسار کے ہاں ۹ جنوری لڑکی تولد ہوئی احباب مولودہ کی درازی عمر اور اس کی والدہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار زین العابدین بھابڑہ۔ ضلع شاہ پور

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد مرزا عبید اللہ بیگ صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ ۲۱ جنوری اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اور ہر وقت تبلیغ میں مصروف رہتے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمود بیگ مالیر کوٹلہ

(۲) میرے والد شیخ غلام حسین صاحب ۳ جنوری موضع بدوملہی میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار رحیمہ احمد میو برما (۳) میری والدہ ۱۴ جنوری بعمر قریباً ۷۰ سال وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام رسول چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا

(۴) میرے والد حیدر شاہ صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار حامد شاہ از سونگ ضلع گجرات (۵) ۲۶ جنوری خاکسار کی والدہ صاحبہ انتقال کر گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد عظیم الدین بڈھاسوا (۶) میری والدہ صاحبہ جلسہ سالانہ سے واپس آ کر رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غفیر اللہ سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز چیچہ وطنی (۷) خاکسار کی خوشدامن بتقضائے الٰہی یکم فروری فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد الدین تہال تحصیل کھاریاں

انجمن حمایت اسلام لاہور کی اپنے لائحہ عمل کے متعلق تازہ قرارداد

کیا اصولِ خاتمیت کی کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی؟

(۲)

اشاعت گزشتہ میں بتایا جاچکا ہے۔ کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے حال میں جو قرارداد منظور کی ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے سوا باقی فرقوں کو اسلام کے شجرۂ طیبہ کی مختلف شاخیں قرار دیا ہے۔ ہمیں انجمن حمایت اسلام کی اس قرارداد پر تعجب نہیں۔ نہ وُہ مسرت ہمارے لئے حیرت انگیز ہے۔ جو احمدیت کے مخالف حلقوں میں پیدا ہوئی۔ کیونکہ حق کے مقابلہ میں ہمیشہ اس قسم کی کوششیں ہوتی رہیں۔ مگر ہمیں تعجب ضرور ہے کہ انجمن حمایت اسلام نے یہ کس طرح لکھ دیا۔ کہ

"تمام اسلامی فرقے اس امر پر متفق ہیں۔ کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ساتھ دین کامل ہوگیا۔ اور اصولِ خاتمیت کی کوئی تاویل گوارا نہیں کی جاسکتی"۔

حضرت عائشہ رضؓ کا قول

اگر یہ درست ہے۔ کہ اصولِ خاتمیت کی کوئی تاویل گوارا نہیں کی جاسکتی۔ تو بتایا جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے جن کے متعلق احادیث صحیحہ میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ نصف دین عائشہ رضؓ سے سیکھو۔ کیوں اصولِ خاتمیت کی تاویل کی۔ اور کیوں آپ نے فرمایا۔ کہ قولوا انّہٗ خاتم النبیین ولاتقولوا لانبی بعدہٗ (درمنثور جلد ۵۔ صفحہ ۲۰۴۔ و تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵) یعنی تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو۔ مگر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

سرورِ دو عالمؐ کا ارشاد

پھر اگر اصولِ خاتمیت کی کوئی تاویل گوارا نہیں کی جاسکتی۔ تو کیوں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آیت خاتم النبیین کے نزول کے بعد اپنے لڑکے ابراہیم کی وفات پر فرمایا کہ لو عاش ابراھیم لکان صدیقًا نبیا (ابن ماجہ جلد ۱۔ صفحہ ۲۳۷ مصری) اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو ضرور نبی بنتا۔

تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ آیت خاتم النبیین ۵ سنہ ہجری میں نازل ہُوئی (تاریخ الخمیس۔ جلد ۱۔ صفحہ ۵۲۴) اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم ۸ سنہ ہجری میں پیدا ہُوئے اور دو سال زندہ رہنے کے بعد دس ربیع الاول ۱۰ سنہ ہجری کو بروز منگل فوت ہوگئے۔ (تاریخ الخمیس جلد ۲۔ صفحہ ۱۶۳)

گویا آیت خاتم النبیین کے نزول کے تین سال بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہُوئے۔ اور ۲ سال بعد وُہ فوت ہوگئے۔ اور اس طرح آیت خاتم النبیین کے نازل ہونے کے پانچ سال بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو ضرور نبی بنتا۔

کیا یہ اس امر کا صریح ثبوت نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک بھی آپکا خاتم النبیین ہونا ان معنوں میں نہیں تھا۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ورنہ آپ آیت خاتم النبیین کے نزول کے پانچ سال بعد یہ الفاظ اپنی زبان مبارک سے کیوں فرماتے۔ پھر اس کے متعلق کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق شہاب علی البیضاوی جلد ۷۔ صفحہ ۱۷۵ میں لکھا ہے۔ کہ اس کی صحت میں کوئی شُبہ نہیں۔ اور ابن ماجہ کے علاوہ بعض اور محدثین نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

اسی طرح مشہور امام ملا علی قاری صاحب نے اپنی کتاب موضوعاتِ کبیر کے صفحہ ۶۹ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور اپنی رائے ان الفاظ میں لکھی ہے۔ کہ:۔

فلا ینافی قولہٗ تعالےٰ خاتم النبیین اذ المعنیٰ انّہٗ لا یاتی نبی بعدہٗ ینسخ ملتہٗ ولم یکن من امتہٖ۔ یعنی یہ حدیث آیت خاتم النبیین کے خلاف نہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین کے صرف یہ معنے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

پس بتایا جائے۔ کہ اگر اصول خاتمیت کی کوئی تاویل گوارا نہیں کی جاسکتی۔ تو کیوں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابراہیم کے متعلق آیت خاتم النبیین کے پانچ سال بعد یہ فرمایا۔ کہ اگر وُہ زندہ رہتا۔ تو نبی ہوتا اور کیوں ملا علی قاری صاحب جیسے مشہور امام اور محدث نے اس کی تاویل کی اور کہا۔ کہ اس کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی شارع نبی نہیں آسکتا۔ غیر شارع نبی کے آنے کی ممانعت نہیں۔

حضرت مجدد الفِ ثانی کا بیان

پھر اگر اصولِ خاتمیت کی کوئی تاویل گوارا نہیں کی جاسکتی۔ تو کیوں امام ربانی حضرت مجددؒ صاحب الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

"پس حصولِ کمالاتِ نبوت مر تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل علیہ وعلےٰ جمیع الانبیاء والرسل الصلوٰت والتحیات منافیٔ خاتمیت او نیست ولاتکن من الممترین"۔ (مکتوبات امام ربانی۔ مکتوب ۳۰۱ جلد اول صفحہ ۴۳۲)

یعنی خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے بعد کمالاتِ نبوت کا حصُول تابعین کے لئے بطریق وراثت آپ کے خاتم النبیین ہونے کے ہرگز منافی نہیں۔ پس اے مخاطب تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

حضرت ابن عربی کی تشریح

پھر اگر اصولِ خاتمیت کی کوئی تاویل گوارا نہیں کی جاسکتی۔ تو کیوں حضرت محی الدین صاحب ابن عربی اپنی مشہور عالم تصنیف فتوحاتِ مکیہ میں فرماتے ہیں:۔

فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لامقامھا فلا شرع یکون ناسخًا لشرعہٖ ولا یزید فی شرعہٖ حکمًا اخر۔ وھٰذا معنی قولہٗ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی۔

(جلد ۲۔ باب ۷۳۔ صفحہ ۳)

یعنی وُہ نبوت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہوگئی۔ صرف تشریعی نبوت ہے۔ نہ مقامِ نبوت۔ اور یہی معنے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمودہ کے ہیں۔ کہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی۔ میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہ ہوگا۔ یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو میری شریعت کو چھوڑ کر کسی اور شریعت کو رائج کرے۔ بلکہ جب بھی کوئی نبی [illegible] آئے گا میرا تابع ہوگا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی تاویل

پھر اگر اصولِ خاتمیت کی کوئی تاویل اراکین انجمن حمایت اسلام کے نزدیک گوارا نہیں کی جاسکتی۔ تو کیوں شیخ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے تفہیمات الٰہیہ تفہیم نمبر ۵۳ میں فرمایا۔ کہ

ختم بہ النبیون ای لایوجد من یامرہ اللہ سبحانہٗ بالتشریع علی الناس۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ان معنوں میں ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ ہوگا۔ جسے اللہ تعالےٰ نئی شریعت دے کر لوگوں کی طرف بھیجے۔

امام شعرانی اپنی تصنیف الیواقیت والجواہر میں فرماتے ہیں۔ وقولہٗ صلے اللہ علیہ وسلم لانبی بعدی ولا رسول المراد بہ لامشرع بعدی۔ (جلد ۲۔ صفحہ ۳۳) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ قول کہ میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ تشریعی نبی آپ کے بعد کوئی نہ ہوگا۔

بانیٔ مدرسہ دیوبند کی تاویل

پھر اگر اصولِ خاتمیت کی کوئی تاویل گوارا نہیں کی جاسکتی۔ تو کیوں مولانا محمد قاسم صاحب بانیٔ مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے۔ اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔" (تحذیر الناس ص۳)

پھر فرماتے ہیں۔ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

اسلام کی عظیم الشان ہستیوں کے مقابلہ میں اراکین انجمن حمایت اسلام کی حقیقت

پس بتایا جائے۔ کہ اگر اصول خاتمیت کی کوئی تاویل گوارا نہیں کی جاسکتی۔ تو کیوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تاویل کی کیوں امام ربانی حضرت مجدد صاحب الف ثانی، حضرت محی الدین صاحب ابن عربی۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ حضرت امام شعرانی۔ اور مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی تاویل کی۔ اور بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاتم النبیین ہونا صرف ان معنوں میں ہے۔ کہ آپ کے بعد تشریعی نبی کوئی نہیں آسکتا۔ غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ اور کیوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر خاتم النبیین کے اس مفہوم کو غلط بتلایا۔ جو آج کل مسلمانوں کے دماغوں میں سمایا ہوا ہے۔ اور اگر اتنی بڑی جلیل القدر ہستیاں اصول خاتمیت کی تاویل گوارا کرسکتی ہیں تو نام نہاد انجمن حمایت اسلام کے اراکین نہ معلوم اپنے آپ کو کیا سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ ان کے قلوب اس کی تاویل گوارا نہیں کرسکتے۔ اور نہ اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کو اپنے اندر شامل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن انہیں یاد رہے ہم صرف تنہا یہ عقیدہ نہیں رکھتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے۔ بلکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور امت محمدیہ کے اکابر کی مقدس آرا اپنی تائید میں رکھتے ہیں۔

پس ہم پر حملہ صرف ہماری ذات پر نہیں۔ بلکہ اس کا دائرہ بہت دُور تک پہونچتا ہے۔ اس لئے انجمن حمایت اسلام والوں کو سنبھل کر اس میدان میں

ترکی کا ڈکٹیٹر مصطفیٰ کمال پاشا اور اسلام

"السٹریٹڈ ویکلی" میں اتاترک کمال پاشا کے سیاسی اور ملکی کارہائے نمایاں کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکی کے سب سے بڑے با اثر اور جری انسان نے اپنے ملک کو دوسرے یورپین ممالک کے دوش بدوش کھڑا ہونے کے قابل بنادیا ہے۔ اور اس کے تن سے مشرقیت کی ڈھیلی ڈھالی قبا اتار کر اسے مغربیت کی چست پوشاک پہنادی ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کے متعلق اس کا کیا رویہ ہے۔ اور مذہب کو وہ کہاں تک قابل قدر سمجھتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"جس وقت ترکی کی عنان حکومت کمال پاشا کے ہاتھ میں آئی۔ اس وقت یہ بالکل ایک ایشیائی ملک تھا۔ لوگوں کی وضع ان کا طرز معاشرت ان کا تمدن۔ اس کی تہذیب غرضکہ سب کچھ مشرقی رنگ میں رنگین تھا۔ لیکن کمال پاشا نے بہت تھوڑے عرصہ میں اسے ایک یورپین ملک کی شکل میں تبدیل کردیا۔ اور اب کیفیت یہ ہے۔ کہ اسے مشرقی ممالک سے دور کی بھی نسبت نہیں رہی۔ اس قدر قلیل عرصہ میں ملک کے اندر اتنا عظیم الشان انقلاب پیدا کردینا اور ملک کا رخ ایک طرف سے پھیر کر بالکل مخالف سمت کردینا بے شک کمال پاشا کا بہت بڑا کمال ہے اس کی طبیعت کا یہ ایک خاصہ ہے۔ کہ وہ شخصی وقار کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ ہاں اسے اتنا معلوم ہے۔ اور درحقیقت یہی بات اس کی کامیابی کا راز ہے۔ کہ اس کی شخصیت اس کی شعلہ مقالی اور آتش بیانی سننے والوں کے دلوں پر جادو کا اثر رکھتی ہے۔ اور اس کے چشم و ابرو کے ایک اشارے سے لاکھوں جانیں وابستہ ہیں۔

مسولینی کی طرح وہ یہ بھی جانتا ہے۔ کہ رعایا سے ذاتی تعلقات رکھنے اس کے رنج و راحت میں شریک ہونے اور اپنے آپ کو ایک قابل تقلید نمونہ بنانے سے ہی اس کے دلوں کو مسخر کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ انقرہ میں جو ترکی کا دارالسلطنت ہے۔ وہ عام طور پر آزادانہ طریق سے لوگوں کی سوسائٹیوں میں جاتا اور مختلف مجالس میں شریک ہوتا ہے۔ وہ ہر روز شام کو سوائے اس کے کہ وہ کسی خاص کام میں معروف ہو۔ انقرہ کے پیلیس ہوٹل میں چائے پیتا اور ناچ میں مشغول ہوتا دکھائی دے گا۔

حقیقت میں مذہب اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے بہت سے احکام اسلامی تعلیم کے صریح خلاف ہیں۔ اسلامی ٹوپی جو کسی وقت ترکوں کی سر کی زینت سمجھی جاتی تھی۔ اب اس کا پہننا باعث عار خیال کیا جاتا ہے۔ عورتوں کو پردے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ جمعہ کے روز کاروبار کو لازم قرار دے دیا گیا ہے۔ اور قدیم مذہبی روایات کو خیرباد کہہ دیا گیا ہے۔ بہت سے راسخ العقیدہ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو کمال پاشا کی اس قسم کی سرگرمیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

چنانچہ حال میں پولیس نے ایک ایسی سازش کا انکشاف کیا۔ جس کا مقصد کمال پاشا کی حکومت کو تہ وبالا کرنا تھا۔ یہ معمر لوگوں کی ایک سازش تھی۔ جس کا لیڈر ایک ستر سالہ بوڑھا تھا جسنے کمال پاشا کی خلاف مذہب روش کے خلاف شدید پروپیگنڈا شروع کررکھا تھا۔ اگرچہ اس سازش کو شروع سے ہی دبادیا گیا۔ لیکن کمال پاشا سے اس بناء پر اختلاف رکھنے والوں کا عنصر ابھی باقی ہے۔ اور یہ عنصر خالصۃً عمر رسیدہ لوگوں کا ہے۔ نئی نسل بلاشبہ کمال پاشا کو اسی طرح قومیت پرستی کا دیوتا تصور کرتی ہے۔ جس طرح اٹلی کے فسطائی مسولینی کو۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ کمال پاشا ایک بے نظیر محب وطن اور ملک کا سچا خادم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ کہ اس کی خدمت جہاں اپنے اندر روشن پہلو رکھتی ہے۔ وہاں اس کا تاریک پہلو بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے"

ان حالات سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ کمال پاشا کے "خلیفۃ المسلمین" بننے اور اس سے اسلام اور شعائر اسلام کی حفاظت کی توقع رکھنے والے لوگ کہاں تک کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔

سر فیروز خان نون اور ترجمان احرار "مجاہد"

مولانا مظہر علی نے سر فیروز خاں نون پر الزام لگایا۔ کہ انہوں نے بعض مسلمانوں کو شہید گنج کے معاملے میں سول نافرمانی کی تلقین کی تھی۔ ملک صاحب نے فی الفور اس کی تردید شائع کردی۔ مولانا مظہر علی نے "مجاہد" میں جواب لکھا۔ کہ اس سے پیشتر میں خود کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہہ چکا ہوں۔ کہ حکومت کے ایک وزیر نے سول نافرمانی کی تلقین کی ہے۔ علاوہ بریں امرتسر کے ایک جلسے میں محمد الدین سیر نے بیان کیا تھا۔ کہ ملک فیروز خاں صاحب سول نافرمانی کا مشورہ دے چکے ہیں۔ اس وقت ملک صاحب نے اس الزام کی کیوں تردید نہ کی۔ اب حکومت پنجاب نے ایک سرکاری اطلاع شائع کرکے اس امر کا مزید ثبوت بہم پہونچادیا ہے۔ کہ حضرت احرار کرام غلط بیانی اور دروغ بافی میں بے نظیر کمال رکھتے ہیں۔ حکومت کے بیان سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اول یہ کہ مولانا مظہر علی نے پنجاب کونسل میں تقریر کرتے ہوئے حکومت اور سول نافرمانی کے متعلق جو فقرہ کہا۔ اس میں "حکومت کے ایک ممبر" کا ذکر تھا۔ اور کونسل کے رپورٹر نے ان کی جو تقریر نقل کی۔ اس میں حکومت کے ایک ممبر ہی کے الفاظ تھے۔ لیکن جب اس تقریر کی نقل مولانا مظہر علی کے پاس بغرض تصدیق بھیجی گئی۔ تو آپ نے اصل تقریر کو درست کرنے کے بجائے اپنی مکمل تقریر کی ایک ٹائپ کی ہوئی نقل علیحدہ بھیجدی۔ اور اس میں حکومت کے ایک ممبر کے بجائے وزیر لکھ دیا۔ اس عظیم الشان دیانت پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں۔

ظاہر ہے کہ جب تک وزیر پر براہ راست حملہ نہ کیا جاتا وزیر کو اسکا جواب دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ ارکان حکومت کی طرف سے علی العموم ایوان کے لیڈر نے نہایت زوردار الفاظ میں مولانا مظہر کی غلط بیانیوں کی تردید کرہی دی تھی۔

دوم محمد الدین سیر کی تقریر کے متعلق جو کچھ کہا گیا۔ وہ اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب ہے۔ یہ جلسہ ۲۹ اگست کو ہوا تھا۔ پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی نے اس جلسے کی تقریروں کی جو رپورٹیں حکومت کے پاس بھیجی ہیں۔ ان میں نہ ملک فیروز خاں صاحب نون کا ذکر ہے۔ نہ سول نافرمانی کے مشورے کی طرف کوئی اشارہ ہے۔ حالانکہ اگر ایسی کوئی بات کہی جاتی۔ تو سی۔ آئی۔ ڈی کے رپورٹر اس کو لازمی طور پر درج کرتے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ بھی محض یار لوگوں کی گھڑنت تھی۔ جس میں اصلیت کا شائبہ بھی نہ تھا۔

امرتسر والی تقریر کے متعلق تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

تشخیص آمد مالی سال ۳۷-۱۹۳۶ء

کے متعلق

آنریری انسپکٹران بیت المال کی ذمہ واری

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مالی سال ۳۷-۱۹۳۶ء کی آمد کی تشخیص کرنے کے لئے تشخیص فارم جماعتوں کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان فارموں پر افراد جماعتہائے احمدیہ کے اسماء گرامی اور بجٹ ۳۶-۱۹۳۵ء دفتر ہذا کے ریکارڈ کے مطابق لکھ دیا گیا ہے۔ تاکہ فوری حوالہ کے طور پر عہدیداران و آنریری انسپکٹر صاحبان کو دوران تشخیص میں موجب سہولت ہو۔ اور سال گذشتہ و آئندہ کے بجٹ وافراد کی کمی بیشی کا ساتھ ساتھ فرق معلوم ہوتا رہے۔ ان فارموں کے ہمراہ تفصیلی ہدایات مطبوعہ بھی ارسال کر دی گئی ہیں۔ تا تشخیص کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔ اور نہ ہی لاعلمی کے سبب سے تشخیص غلط کی جائے۔

بقایوں کے متعلق ایک جدا ضمیمہ میں واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ خانہ ۱۲-۱۳ تشخیص فارم بالکل خالی چھوڑ دیئے جانے چاہئیں۔ اور تشخیص کے لئے آخری تاریخ ۲۰ فروری مقرر کی گئی ہے پس ان حالات کے ماتحت آنریری انسپکٹران بیت المال کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اس اعلان کو دیکھتے ہی اس کار خیر کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ اور اپنے اپنے حلقوں میں پہنچکر جماعتوں کے عہدیداران کو ساتھ لے کر یا علیحدہ طور پر جیسا بھی حالات کے ماتحت ضروری اور مناسب ہو تشخیص سال نو کے کام کو ہاتھ میں لیں۔ اور ۲۰ فروری تک فارم مکمل کر کے دفتر بیت المال میں بھیج دیں ؟

تشخیص فارموں کی نقلیں بھی ہمراہ ارسال ہیں۔ واضح ہو۔ کہ یہ نقول بھی اسی طرح سے مکمل ہونی چاہئیں۔ جیسے کہ اصل فارم۔ اور پھر متعلقہ جماعتوں کے ریکارڈ پر آئندہ حوالہ و وصولی کے لئے محفوظ رکھی جائیں۔ احباب و عہدیداران کے لئے ضروری ہے۔ کہ آنریری انسپکٹران بیت المال کو جنہیں ان کی مدد کے لئے لگایا گیا ہے۔ ہر طرح کی سہولت اور مدد اس کام کی تکمیل کے لئے بہم پہونچائیں۔ اور ہر طرح سے تعاون کریں ؟ (ناظر بیت المال قادیان)

اختلاف بین المسلمین اور حکومت کا فرض

وقت آگیا ہے۔ کہ ہم حکومت سے صاف صاف دریافت کریں۔ کہ وہ مسلمانان پنجاب کے باہمی اختلاف عقائد کو شدید نفرت دائمی عداوت اور فساد و خونریزی کا ذریعہ بنانے والے عنصر کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے کیا کارروائی کرنا چاہتی ہے بدقسمتی سے اس امر کے امکانات روز بروز واضح تر ہو رہے ہیں۔ کہ اگر حکومت نے آبادی کے ایک خاص طبقہ کی ہنگامہ خیزی اور غوغا آرائی کے احتمال سے اس کی امن شکن سرگرمیوں کو نہ روکا۔ اور مقتضیات عدل و انصاف کو سیاسی اغراض پر قربان کرنے کی روش سے پرہیز کر کے قیام امن اور اصلاح احوال کے متعلق اپنے فرض منصبی کو پورا نہ کیا۔ تو مستقبل قریب میں پنجاب کی سرزمین ملک معظم کی مسلمان رعایا کے دو فرقوں کی

باہمی آویزش کا ایسا ہولناک منظر پیش کریگی۔ جو نہ حکومت کیلئے خوش آئند ہوگا۔ اور نہ رعایا کے لئے۔ اور اس کی ذمہ واری سب سے زیادہ حکومت کی سہل انگاری اور مصلحت اندوزی کے سر ہوگی۔

مسلمانوں کا وہ تفرقہ انگیز طبقہ جو ایک مدت تک شیعہ وسنی حنفی و وہابی۔ دیوبندی و بریلوی وچکڑالوی فرقہائے اسلام کے فروعی اختلافات کو آپس کی سر پھٹول کا ذریعہ بنا کر ان میں باہمی نفرت و عداوت کا بیج بو چکا ہے۔ اس نے اپنی جولانگاہ کے لئے اب ایک نیا میدان تلاش کیا ہے اور مجلس احرار کے نام سے احمدیوں کے خلاف یک طرفہ جنگ کا ایک متحدہ محاذ قائم کر دیا ہے جس کا مقصد وہی ہے۔ جو اس سے پہلے مناقشات میں تھا یعنی

افتراق بین المسلمین" البتہ طریق جنگ اور محاذ میں تبدیلی کر دیگئی ہے۔ اس سے پہلے فریق مخالف کے مذہبی معتقدات کو اپنے مذہبی اعتقادات کی روشنی میں پرکھا جاتا تھا۔ اب انہیں سیاسی اغراض کے ماتحت دیکھا دکھلایا جاتا ہے۔ پہلے مسلمات پر گفتگو ہوتی تھی۔ اب افترا پردازی سے بعض بے بنیاد باتوں کو فریق مخالف کی طرف منسوب کر کے ان پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے اپنے ادعا کو قرآن کریم کے احکام احادیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ثابت کیا جاتا تھا۔ اور اب اس کے جواز میں اپنے سیاسی پیشواؤں کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی تاویلات پر اپنے مذہبی اعتقادات کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ اس سے پہلے فریق مخالف کے مسلمہ اقوال و افکار پیش کر کے اسے ملزم کیا جاتا تھا۔ اب ہفوات عوام اور مجروح تحریرات پیش کر کے اُسے مطعون کیا جاتا ہے۔ پہلے مباحث کو سنجیدہ گفتگو اور ذمہ وارانہ طریق کے ساتھ علماء و فضلاء کے ذریعہ طے کیا جاتا تھا۔ اور اب طعن و تشنیع۔ تمسخر و استہزاء سب و شتم کے ساتھ اوباش اور مجہول الاحوال لوگوں کے ذریعے طے کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

المختصر یہ کہ پہلے شرافت، دیانت، صدق، رواداری نیکی اور مروت کو مقتضیات اخلاق سمجھکر ان کی پابندی کو کم و بیش ملحوظ رکھنا مناسب سمجھا جاتا تھا۔ اور اب پرانے زمانے کی ان حد بندیوں کو لغو و لایعنی سمجھ کر ان کی زیادہ سے زیادہ خلاف ورزی کرنا موقع شناسی و مصلحت اندیشی سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کہ اب مقابلہ شیعہ سُنی۔ اہلحدیث یا اہل قرآن کے ساتھ نہیں۔ بلکہ اب احمدیوں کے مقابل میں "احرار" ہیں۔

گذشتہ چند سالوں سے پنجاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف سیاسی اور مذہبی طور پر احرار نے جس تحریک کا آغاز کر رکھا ہے۔ اس کا سب سے نمایاں پہلو منافرت انگیزی ہے۔ جو تحریر و تقریر کے ذریعے نشر و اشاعت پا رہی ہے۔ احرار کے مبلغین صوبے کا دورہ کر کے سادہ لوح دیہاتیوں کے درمیان تقریریں کرتے ہیں۔ جن میں قادیان کے لوگوں پر احمدیوں کے مظالم، حکومت کی مفروضہ جانب داری حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بینہ جنگ کا ذکر کر کے ان کے قومی اور مذہبی جذبات کو مشتعل کرتے ہیں۔ سنجیدہ مباحث سے پرہیز کر کے دور از کار تاویلات کے ذریعے عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ احمدی زمینداروں کے ساتھ قطع تعلق کرنے اور احمدی پیشہ وروں کو دیہ بدر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ احرار کے لیڈر حکومت کے ساتھ احمدیوں کے وفادارانہ جذبات کو کاسہ لیسی سے تعبیر کر کے اس بہانے سے تعلیم یافتہ لوگوں کو احمدیوں سے بدظن کرنے میں مشغول ہیں بحیلہ شعبدہ ہائے کار میں عقائد کی بحث کو درمیان میں لاکر اپنے سیاسی مقاصد کی تکمیل میں سرگرم ہیں۔ اور پھر ان سب سے بڑھکر یہ کہ اشتہارات۔ رسالوں، پمفلٹوں، ہینڈ بلوں اور اخباروں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے بانی۔ انکے خلفاء، انکے شعائر اور ان تمام مقدس بزرگوں اناث و ذکور کے خلاف سخت گندے۔ بیہودہ اور بے بنیاد الزامات مشتہر اور منشور کئے جاتے ہیں۔ احمدیوں کے مقدس مقام قادیان میں جا کر اشتعال انگیز تقریریں کی جاتی ہیں۔ لوگوں کو فساد کے لئے ابھارا جاتا ہے تفرقہ انگیزی و تفرقہ اندازی کی تلقین کی جاتی ہے مفسدہ پرداز افراد کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اور کیا کچھ نہیں کیا جاتا۔ مگر حکومت یہ سب کچھ دیکھتی ہے سب کچھ سنتی ہے۔ بلکہ سب کچھ جانتی ہے لیکن خاموش ہے یہ کیوں؟ وہ حکومت جو رعایا کے ہر طبقے کے جان و مال کی محافظ ہے۔ جو ملک معظم کی رعایا کے ہر گروہ کے مذہبی و قومی احساسات کا احترام کرتے اور احترام کرانے کی ضامن ہے۔ جو ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی۔ بلکہ چوڑھے اور چمار کے حقوق کی حفاظت کرنے پر مجبور ہے۔ وہ حکومت جو صوبے کے امن و صلح کی ذمہ وار ہے وہ اس صوبے کی ایک اہم اقلیت کے نازک احساسات سے اس درجہ کیوں غافل ہے تعجب ہے۔ کہ وہ مرکزی حکومت کے طرز عمل کی تقلید نہیں کرتی جس نے ابھی حال ہی میں ہندوؤں کے ایک طبقہ کے خلاف

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نورنگ اصالتاً و بجانب برکھا وغیرہ نابالغان پسران نورا ذات موہنہ سکنہ چک ۱۰۱ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۲ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی راجہ ولد قاسم ذات سیال سکنہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹ ۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی عنایت ولد علی محمد ذات چیلہ سکنہ چیلہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۶ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اسعد داد ولد حسن ذات موہنہ سکنہ چک ۱۰۱ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۱ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ولی ولد صلابت المعروف صادو ذات دھرکھان سکنہ اچھر دال تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۲ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۶ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حکم سنگھ ولد کوٹ سنگھ ذات پروتھی سکنہ درسوانہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی متھیلا ولد سہنہ ذات موہنہ سکنہ چک ۱۰۱ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۱ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی صالحوں ولد نجم ذات سیال سکنہ موضع سلارہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۱ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو [illegible] حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی کھنڈ ولد تھہا مند ذات کوڈمن سکنہ فرید محمد کاٹھہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۱ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بہادر ولد گنہ ذات جسپہ سکنہ ٹھٹہ فتح علی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۲ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پٹنہ ۱۱ فروری۔ آج صبح دس بجکر بیس منٹ پر بہار میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے لوگ خوفزدہ اور ہراساں ہوکر گھروں سے باہر نکل آئے۔ زلزلہ کے ساتھ گڑگڑاہٹ کی آواز بھی پیدا ہوئی۔ دھولی ریلوے سٹیشن کا پلیٹ فارم کئی جگہوں سے پھٹ گیا۔ اور بہت سے اشخاص مجروح ہوئے مکسنہ دربھنگہ۔ مظفرپور۔ سونی پور مونگھیر بھاگلپور۔ گیا اور آرہ میں بھی جھٹکا محسوس کیا گیا

جوہنس برگ ۱۱ فروری۔ ایک امپیریل ایرویز کا جہاز جوہنس برگ کے قریب گر گیا جس کے نتیجہ میں دو ہوابازوں کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ اور مسافر مجروح ہو گئے۔

لاہور ۱۱ فروری۔ ساڑھے تین بجے شب گہری تاریکی میں پولیس کی ایک بھاری جمعیت نے شاہی مسجد لاہور میں داخل ہوکر دونوں ڈکٹیٹروں چوہدری مولابخش اور مسٹر یعسوب الحسن کو گرفتار کرلیا۔ پولیس کی جمعیت سیڑھیاں سے مسجد کے اندر داخل ہوئی۔ مسجد کی بتیاں پہلے ہی کسی طریق سے بجھا دی گئیں۔ ڈکٹیٹروں کو گرفتار کرکے سنٹرل جیل پہنچا دیا گیا۔

عدیس آبابا ۱۱ فروری۔ ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ کل ڈیسی پر اطالوی طیاروں کی بمباری کے دوران میں دانستہ طور پر ولندیزی ریڈ کراس پر بھی بم گرائے گئے۔ جس سے ایک آدمی ہلاک اور تین مجروح ہوئے۔

اجمیر ۱۱ فروری۔ اجمیر میں ایک دکان کو آگ لگ جانے سے دکان کا تمام سامان جل کر خاکستر ہوگیا۔ نقصان کا اندازہ چھ ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے۔

مدراس ۱۱ فروری۔ ایلور کے نزدیک دریا میں کشتی الٹ جانے سے اٹھائیس عورتیں جو کشتی میں بیٹھ کر دریا کو عبور کر رہی تھیں۔ ڈوب گئیں اس وقت اٹھارہ کی لاشیں برآمد ہوچکی ہیں۔

بمبئی ۱۱ فروری۔ افغان قونصل مقیم بمبئی نے یہودی وفد کو افغانستان جاکر وہاں کے یہودیوں کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنے کی ... سے انکار کر دیا۔ ... نے بیان شائع کیا ہے۔ کہ افغانستان میں یہودیوں پر ... سختی نہیں ہوتی۔ اس لئے کسی تحقیقاتی وفد کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔

لاہور ۱۱ فروری۔ چوہدری مولابخش اور مسٹر یعسوب الحسن کی گرفتاری سے سارے شہر میں ہیجان پیدا ہوگیا۔ پروفیسر عنایت اللہ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ جتھے شہید گنج کی بجائے جیل کی طرف روانہ کئے جایا کریں گے۔ چنانچہ چھ افراد پر مشتمل ایک جتھہ نکالا گیا جنہیں ہیرا منڈی میں گرفتار کرلیا گیا۔ مسلمانوں کے ایک مجمع پر جو گرفتاری کے وقت چوک ہیرا منڈی میں جمع ہوگیا تھا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کرکے اسے منتشر کیا۔

نئی دہلی ۱۱ فروری۔ آج اسمبلی میں ایک ریزولیوشن کہ بی این ڈبلیو اور ایم اینڈ ایس ایم ریلوں کو گورنمنٹ اپنے قبضہ میں لے لے۔ پاس ہوگیا۔ ایک سوال کے جواب میں سر ہنری کریک نے کہا۔ کہ اس وقت ریگولیشن ۱۸۱۸ء کے ماتحت ۱۴۷ اشخاص نظر بند ہیں۔ گورنمنٹ انہیں اس وقت تک نظر بند رکھے گی۔ جب تک مفاد عامہ اس امر کا متقاضی ہوگا۔

بریلی ۱۱ فروری۔ معلوم ہؤا ہے۔ یوپی میں بیل گاڑیوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز کی جارہی ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس ٹیکس سے صوبہ کی آمدنی میں گیارہ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوگا۔

ڈبلن ۱۱ فروری۔ مسٹر ڈی ویلرا کا ایک پچیس سالہ لڑکا گھوڑے کی سواری کرتا ہوا ایک درخت سے ٹکرا کر گر گیا۔ اور گھوڑے کے ساتھ گھسٹتا چلا گیا۔ جس سے اس کی موت واقع ہوگئی

واشنگٹن ۱۱ فروری۔ امریکن سینیٹ کی کمیٹی متعلقہ خارجہ پالیسی کے صدر نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ جاپان امریکہ پر چین کے دروازے بند کرنا چاہتا ہے۔ اور اسے اس بات کی پروا نہیں کہ اس کے لئے اسے جنگ کرنی پڑے۔ لیکن امریکہ چین میں اپنے حقوق سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔

پیرس ۱۱ فروری۔ دمشق میں مزید مظاہرے کئے گئے۔ تمام بازار بند پڑے رہے۔ ایک شہر میں فساد کے دوران میں پانچ اشخاص ہلاک ہوئے اور ایک ... مجروح ہوا۔

اسکندریہ ۱۱ فروری۔ اٹلی کی طرف سے حملہ کی دھمکی سے مصر میں جو ہیجان پیدا ہوگیا تھا وہ اگرچہ دور ہوچکا ہے۔ لیکن برطانوی فوجیں اسکندریہ میں جمع ہورہی ہیں۔ اور بندرگاہ کی حفاظت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

لاہور ۱۱ فروری۔ بلدیہ لاہور کی ۱۹۳۵ء کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ اس سال میں لاہور میونسپل کمیٹی کی حدود میں ۱۴۴۳۲ بچے پیدا ہوئے اور اموات کی کل تعداد ۹۴۸۴ تھی۔ گذشتہ سال ۱۳۲۴۶ بچے پیدا ہوئے۔

نئی دہلی ۱۱ فروری۔ آج بی این ڈبلیو اور ایم اینڈ ایس ایم ریلوں کے گورنمنٹ کے قبضہ میں لئے جانے کے متعلق ریزولیوشن پر اسمبلی میں جو بحث ہوئی۔ اس کا جواب دیتے ہوئے آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر نے ایوان کو یقین دلایا۔ کہ گورنمنٹ بحث کا خیر مقدم کرتی ہے اور وہ غیر سرکاری معززین کے خیالات پر غور کرے گی۔ گورنمنٹ سال کے اختتام سے قبل یہ فیصلہ کرے گی۔ کہ آیا اسے معاہدہ کی تنسیخ کے لئے ایک سال کا نوٹس دینا چاہیئے یا نہیں۔ گورنمنٹ اس بات کے تصفیہ کے لئے ضروری مواد جمع کر رہی ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے سر موصوف نے بیان کیا کہ ان دونوں ریلوں کو حاصل کرنے کے لئے ۱۷۰ لاکھ پونڈ کی ضرورت ہوگی۔ جو تمام کا تمام سٹرلنگ میں ادا کیا جائیگا

نئی دہلی ۱۱ فروری۔ معاہدہ اوٹاوہ پر ابھی بحث جاری ہے۔ لیکن کوئی فیصلہ نہیں ہؤا۔ کانگرس اور نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان اس کے خلاف ہیں۔ مگر انڈیپنڈنٹ پارٹی میں اس کے متعلق اختلاف رائے ہے۔ معلوم ہؤا ہے۔ بھائی پرمانند اس کی حمایت میں رائے دیں گے

لنڈن ۱۱ فروری۔ دارالعوام میں مسٹر بٹلر نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ایران کے وزیر خارجہ نے نومبر میں پرائیویٹ طور پر دورہ کیا۔ انہوں نے کسی سرکاری کام کے متعلق گفت و شنید نہیں کی۔ لیکن مشترکہ مفاد کے لئے کوئٹہ اور زاہدان میں سڑکوں اور ریلوں کی آمد و رفت کے متعلق گفتگو کی گئی۔

نئی دہلی ... فروری۔ ... کے اخراج کے متعلق اسمبلی میں سردار سنت سنگھ حاجی عبد اللہ ہارون اور مسٹر اکھل چندر دت نے کئی ایک سوالات کئے۔ جن کا جواب دیتے ہوئے مسٹر مٹکاف نے کہا۔ کہ عراق میں کسی ہندوستانی کو نکل جانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ صرف وہاں پر قیام کرنے کے لئے مزید اجازت ناموں کی تجدید کرانے کے احکام ضرور صادر کئے گئے کیونکہ عراقی قانون کے مطابق ایسے اجازت ناموں کی ہر سال تجدید ہونی ضروری ہے۔

شنگھائی ۱۱ فروری۔ اشتراکیوں کے حملوں کے ڈر سے شمالی سنکی کے بہت سے غیر ملکی مشنری اپنے مقامات کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

کراچی ۱۱ فروری۔ ضلع نواب شاہ کے ایک گاؤں میں ڈاکوؤں اور دیہاتیوں کے درمیان شدید مڈبھیڑ ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں تین دیہاتی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

پیرس ۱۱ فروری۔ فرانس کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ شمالی افریقہ اور مشرق قریب کی صورت حالات پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک کونسل بلائی جائیگی جو ماہرین مستعمرات پر مشتمل ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کونسل کی تشکیل کا اہم ترین مقصد یہ ہے۔ کہ اس میں شام کی تحریک وطنیت پر بحث و تمحیص کی جائے۔

امرتسر ۱۱ فروری۔ معلوم ہؤا ہے۔ پولیس نے مولوی محمد عبد اللہ قصوری کے مکان سے سید محمد توفیق بیگ سابق کمانڈر انچیف چینی ترکستان کو زیر دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری گرفتار کرلیا ہے۔ سید محمد توفیق بیگ بین الاقوامی پوزیشن کے آدمی ہیں۔

امرتسر ۱۱ فروری۔ گیہوں تیار ۴ روپے ۱ آنہ ۳ پائی۔ نخود تیار ۱ روپیہ ۱۵ آنے ۹ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ۱۲ آنے ہے۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ برما کے آئندہ گورنر مسٹر آرچیبالڈ ڈگلس نے رائیٹر کے نمائندہ سے بیان کیا۔ کہ وہ اپریل کے وسط تک برما روانہ ہو جائیں گے۔

جنیوا ۱۱ فروری۔ توقع ہے کہ تیل کے ماہرین کی کمیٹی اٹلی میں تیل کے ذخیرہ اور کھپت کے متعلق اپنی رپورٹ آج ختم کریگی اور جمعرات کو یہ رپورٹ شائع ہو جائے گی۔

بمبئی ۱۱ فروری۔ کل کاٹن ایکسچینج کی جدید عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جائیگا۔ یہ ہندوستان لمٹڈ ... ۱۰۲ فٹ ... ۱۰ ... اور ۷ منزل ... ہوگی۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی